سلسلہ خطبات نمبر 12

بیان جمعۃ المبارک

عنوان

ماہِ شعبان اور شبِ براءت

از قلم: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

بتاریخ

18/مارچ 2022 بمطابق 14/شعبان المعظم 1443

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ماہِ شعبان اور شبِ براءت

18/مارچ 2022 بمطابق 14/شعبان المعظم 1443

تحریر و ترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

ماہِ شعبان میں روزے رکھنا | شبِ براءت کی فضیلت | مغفرت کی رات | چند بدنصیب لوگ | قبولیت کی رات | کرنے کا کام | قبرستان جانے کا مسئلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ خُصُوْصًا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اَمَّا بَعْدُ : فَقَدْ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ :

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :

حٰمٓ ۔ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۔اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۔ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ

(الدخان: 1-4)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوا لَيْلَهَا وصُوْمُوْا نَهَارَهَا

(ابن ماجه۔شعب الايمان)

☆ ماہِ شعبان ایک بابرکت مہینہ ہے۔شَعْبَان عربی کے لفظ تَشَعُّبْ سے بنا ہے جس کا معنی ہے پھیلنا چونکہ اس مہینے میں رمضان المبارک کے لئے خوب بھلائی پھیلتی ہے اس لئے اس کا نام شعبان رکھا گیا(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری)

☆ نبی اکرم ﷺ نے ماہِ رجب کی طرح ماہِ شعبان کے لئے برکت کی دعا فرمائی ہے جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو آپ اللہ کی بارگاہ میں دعا کیا کرتے: اَللّٰهُمّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (شعب الایمان:3534)

"اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرمایئے اور ہمیں (خیر و عافیت کے ساتھ) رمضان تک پہنچا دیجئے"

ماہِ شعبان میں روزے رکھنا

☆ نبی کریم ﷺ اس مہینے میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے امہات المؤمنین میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ (بخاری: 1969 كتاب الصوم باب صوم شعبان)

"رسول اللہ ﷺ کئی بار اس طرح روزے رکھتے کہ ہم کہتے اب آپ کبھی روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور کئی بار آپ اس طرح روزے چھوڑتے کہ ہم کہتے اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں اور میں نے آپ کو رمضان المبارک کے علاوہ اور کسی مہینے میں پورا مہینہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان کے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا"۔

☆ دوسری حدیث مبارکہ میں فرماتی ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ (بخاری:1970 كتاب الصوم باب صوم شعبان)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں؛ آپ شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے روزے نہیں رکھتے تھے آپ شعبان کا پورا مہینہ رکھتے تھے"۔

☆ ایک اور حدیث مبارکہ میں فرماتی ہیں: كَانَ اَحَبُّ الشُّهُورِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن يَّصُوْمَهُ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلُه بِرَمَضَانَ (كنزالعمال: 24584)

"رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ شعبان کے مہینے میں روزے رکھنا پسند تھا اور (یہ بات پسند تھی کہ) آپ روزے رکھتے رکھتے اس کو رمضان کے ساتھ ملا دیں"۔

☆ اسی طرح امہات المؤمنین میں سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَ رَمَضَانَ (ترمذی:736)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو شعبان اور رمضان کے سوا لگاتار دو مہینے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا"۔

یعنی آپ رمضان المبارک کا پورا مہینہ روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ شعبان میں بھی تقریباً پورا مہینہ روزے رکھتے تھے بہت کم دنوں کا ناغہ کرتے تھے۔

ماہِ شعبان میں روزے کی حکمتیں

☆ علماء نے ماہِ شعبان میں آپ کے زیادہ روزے رکھنے کی کئی حکمتیں بیان کی ہیں احادیث مبارکہ میں چار حکمتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہاں انہی چار کو بیان کیا جاتا ہے۔

(1) رمضان کی تعظیم اور روحانی تیاری

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اَیُّ الصَّوْمِ افضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قالَ شعبانُ لِتَعْظِیْمِ رمضَانَ (ترمذی)

"رمضان کے بعد کس مہینے میں روزہ رکھنا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: شعبان (کا روزہ سب سے افضل ہے) رمضان کی تعظیم کی وجہ سے"۔

یعنی رمضان المبارک کی تعظیم اور احترام کے لئے، اس کی تیاری کے لئے اور اس کا شوق پیدا کرنے کے لئے نفل روزے رکھنا۔ اور شعبان کے ان روزوں کو رمضان کے روزوں سے وہی نسبت ہے جو فرض نمازوں سے پہلے پڑھے جانے والے نوافل کو فرائض سے ہوتی ہے۔ (لطائف المعارف لابن رجب۔ معارف الحدیث)

(2) اللہ تعالٰی کی طرف اعمال کا اٹھایا جانا

☆ "حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ شعبان کے مہینے میں جتنا روزے رکھتے ہیں اتنا میں نے کسی اور مہینے میں آپ کو روزے رکھتے نہیں دیکھا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: شعبان کا مہینہ جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں حالانکہ اس مہینے میں بندوں کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں لہذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو اس وقت میں روزے سے ہوں" (سنن نسائی: 2678)

(3) مرنے والوں کی فہرست کا ملک الموت کے حوالے ہونا

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ ماہِ شعبان میں اتنی کثرت سے روزے کیوں رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس مہینے میں ہر اس شخص کا نام ملک الموت کے حوالے کر دیا جاتا ہے جس کی روح اس سال قبض کی جائے گی لہذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرا نام حوالے کیا جائے تو میں روزے کے ساتھ ہوں (مسند ابو یعلی: 4911)

(4) ہر مہینے کے تین دن کے روزوں کا جمع ہونا

☆ ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ تقریباً ہر مہینے تین دن ایامِ بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ) کے روزے رکھتے تھے (نسائی) لیکن بعض اوقات سفر وغیرہ کے عذر کی وجہ سے کچھ مہینوں کے یہ روزے رہ جاتے تو آپ ماہِ شعبان میں ان کی جگہ روزے رکھ لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وایت ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَرُبَّمَا اَخَّرَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ عَلَيْهِ صَوْمُ السَّنَةِ فَيَصُوْمُ شعبان (روضۃ المحدثين، نيل الاوطار)

"رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن روزے رکھتے تھے اور بعض اوقات آپ یہ روزے مؤخر کر دیتے اور سال بھر کے جتنے روزے جمع ہو جاتے وہ آپ شعبان میں رکھ لیتے تھے"۔

نصف شعبان کے بعد روزوں کی ممانعت

☆ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کئی حکمتوں کی بنا پر شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے البتہ بعض روایات میں نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے کی ممانعت آئی ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا (ترمذی) "جب آدھا شعبان باقی رہ جائے تو اس کے بعد روزے نہ رکھو"۔

☆ علماء نے اس کی وضاحت کی ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں ان لوگوں کو روزے رکھنے سے منع کیا گیا ہے جن کو روزہ رکھنے سے کمزوری ہو جانے کا خطرہ ہو ایسے لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزے نہ رکھو بلکہ ان میں کھاؤ پیؤ اور صحت بناؤ تاکہ رمضان المبارک کے روزے قوت کے ساتھ رکھ سکو اور دوسری عبادات بھی نشاط کے ساتھ کر سکو جبکہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالی کی طرف سے ایسی طاقت حاصل تھی کہ آپ کو روزے رکھنے سے کمزوری لاحق نہیں ہوتی تھی اس لئے آپ نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھتے تھے اور امت میں بھی جو لوگ طاقت رکھتے ہوں اور وہ سمجھتے ہوں کہ روزہ رکھنے سے ان کو کمزوری نہیں ہو گی وہ بھی نصف شعبان کے روزہ رکھ سکتے ہیں ممانعت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جن کو روزہ رکھنے سے کمزوری ہوتی ہو۔ (فتح الباری، تحفۃ الالمعی)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ ماہِ شعبان کے روزے صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں لہذا کم از کم نصف شعبان سے پہلے حصے میں روزے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہئے اور اس سنت کا بھی اہتمام کرنا چاہئے اگرچہ یہ روزے نفلی ہیں نہ رکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

شبِ براءت کی فضیلت

☆ اللہ تعالی نے اپنے بے پناہ فضل و کرم سے اپنے بندوں پر شفقت کرتے ہوئے خاص طور پر اس امت کو کئی ایسے مواقع عطا فرمائے ہیں جن میں انسان تھوڑی عبادت کر کے زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے اور یہ مواقع ایسے ہیں جن میں اللہ کی رحمت اپنے بندوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے ان مواقع میں جیسے رمضان المبارک اور شبِ قدر ہے اسی طرح ایک موقع ماہِ شعبان کی پندرھویں رات شبِ براءت کا بھی ہے۔

قرآن مجید سورت دخان میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۔ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (الدخان:3-4)

"بیشک ہم نے اس کتاب کو (لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر) ایک بابرکت رات میں اتارا ہے (پھر نزولِ قرآن کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنی رحمت و شفقت سے اس قرآن کے ذریعے اس امت کو اس کے لئے نقصان دہ چیزوں سے) خبردار کرنا چاہتے ہیں۔(اور وہ مبارک رات ایسی ہے کہ) اس میں اللہ کی طرف سے ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے"۔

اس آیت مبارکہ کے بارے میں اکثر مفسرین کی رائے تو یہی ہے کہ اس سے مراد لیلۃ القدر ہے لیکن حضرت عکرمہ اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اس سے مرادِ شبِ براءت ہے اس تفسیر کے مطابق قرآن مجید کی اس آیتِ مبارکہ سے شبِ براءت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

دو قسم کی براءت

☆ براءت کا معنی ہے چھٹکارا پانا، بری ہونا

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں اس رات کو شبِ براءت اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس رات میں دو قسم کی براءت ہوتی ہے:

(1) ایک تو بدبختوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے براءت ہوتی ہے،

(2) دوسرا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو ذلت و رسوائی سے براءت ہوتی ہے۔(غنیۃ الطالبین: ص456)

☆ نیز یہ بھی فرمایا کہ: جس طرح مسلمانوں کے لئے زمین پر عید کے دو دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) ہیں اسی طرح فرشتوں کے لئے آسمان پر عید کی دو راتیں (شبِ قدر اور شبِ براءت) ہیں۔ مسلمانوں کی عیدیں دن میں رکھی گئی ہیں کیونکہ انہوں نے رات کو سونا ہوتا ہے جبکہ فرشتوں کی عید رات میں رکھی گئی ہے کیونکہ وہ سوتے نہیں ہیں۔ (غنیۃ الطالبین: ص457)

کئی احادیث مبارکہ میں شبِ براءت کی فضیلت اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے جن میں سے چار احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

(1) مغفرت کی رات

عَنْ عَائِشَةَ قالت فَقَدتُّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ (ترمذی، ابن ماجه)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں؛ میں نے ایک رات نبی ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی تو میں نے دیکھا آپ جنت البقیع (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں ہیں آپ نے (مجھے دیکھ کر) ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلۂ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں (بنو کلب عرب کا ایک مشہور قبیلہ تھا جس کے پاس عرب میں سب سے زیادہ بکریاں تھیں)"(مرقات شرح مشکوۃ)

(2) کچھ بدنصیب لوگ

☆ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ شبِ براءت میں اللہ تعالی کی طرف سے عام معافی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن کچھ بدنصیب اور مجرم ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی اس رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی:

احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ شبِ براءت میں اللہ تعالی کی طرف سے عام معافی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن کچھ بدنصیب اور مجرم ایسے بھی ہوتے ہیں جن اس رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ مُوسیٰ الاشْعَرِیّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَیَطَّلِعُ فِی لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِه اِلاَّ لِمُشْرِکٍ او مُشَاحِنٍ (ابن ماجه،شعب الایمان للبیهقی)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالی نصف شعبان کی رات میں (اپنے بندوں کی طرف رحمت کے ساتھ) متوجہ ہوتے ہیں اور شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ اللہ کے نبی ﷺ نے کئی ایسے گناہ کرنے والے بدنصیب لوگوں کے بارے میں بتایا کہ وہ ایسے بدنصیب ہیں جن کی اس بخشش والی رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی:

(1) شرک کرنے والا (2) ماں باپ کا نافرمان (3) رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا (4) دل میں کینہ رکھنے والا (5) قتل کرنے والا (6) شراب پینے والا (7) زنا کرنے والا (8) جادو کرنے والا

یہ ایسے جرائم اور گناہ ہیں کہ ان کی وجہ سے اس عام مغفرت والی رات بھی بخشش نہیں ہوتی۔

(3) قبولیت کی رات

☆ عَنْ ابنِ عُمَرَ قال: خَمْسُ لَیَالٍ لَا یُرَدُّ فِیْهِنَّ الدُّعَاءُ لَیلَةُ الجُمُعَة واَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ رَجَبَ وَلَیْلَةُ النّصفِ مِنْ شَعبانَ ولَیْلَتَا الْعِیْدِ . (شعب الایمان :3713)

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں؛ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی (ضرور قبول ہوتی ہے) جمعہ کی رات، ماہِ رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات اور عیدین کی دو راتیں"۔

(4) صبح تک اللہ تعالی کی ندا

☆ عَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طالبٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوا لَیْلَهَا وصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فیَقُولُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِیْ فَاَغْفِرَ لَه اَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَه اَلَا مُبْتَلاً فَاُعَافِیْه کَذَا اَلَا کَذَا حتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ (ابن ماجه،شعب الایمان:3822)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات آجائے تو تم اس رات میں قیام کیا کرو اور اس کے دن (پندرہ شعبان) میں روزہ رکھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالی اس رات میں سورج غروب ہونے سے لے کر طلوعِ فجر تک آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں:

کوئی ہے مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کر دوں؟

کوئی ہے مجھ سے رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا کر دوں؟

کوئی ہے (کسی مصیبت یا بیماری میں) مبتلا آدمی کہ میں اس کو عافیت عطا کر دوں؟

کوئی ہے ایسا؟ کوئی ہے ایسا؟

(اللہ تعالی برابر اسی طرح ندا کرتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔[1]

اس لئے یہ رات اللہ تعالی سے مانگنے کی رات ہے زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرنے کی رات ہے، خیر وعافیت کی، صحت وسلامتی کی، رحمت وبرکت کی، نیکی وتقوی کی، دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعائیں کرنے کی رات ہے۔ جب دینے والا خود بلا رہا ہے کہ آجاؤ اور آکر لے جاؤ میں دینے کے لئے تیار بیٹھا ہوں تو اس سے جتنا مانگا جائے کم ہے۔

☆　ان احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شبِ براءت ایک بابرکت اور عظمت والی رات ہے۔

اس رات کے بارے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس رات کی کوئی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے اور اس رات کو جاگنا اورِ خصوصی طور پر عبادت کرنا بے بنیاد ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کہنا کہ اس رات کی فضیلت بھی ثابت نہیں ہے یہ درست بات نہیں ہے کیونکہ تقریبا دس صحابہ کرام سے احادیث مبارکہ مروی ہیں جن سے اس رات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اگرچہ ان میں سے بعض روایات سند کے اعتبار سے بیشک کمزور ہیں اور اسی وجہ سے بعض نے یہ کہہ دیا کہ اس رات کی کوئی فضیلت ثابت ہی نہیں ہے جبکہ حضرات محدثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو لیکن اس کی تائید کئی ساری اور احادیث سے ہو جائے تو اس روایت کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے جب دس صحابہ کرام سے شبِ براءت کی فضیلت پر احادیث مبارکہ موجود ہیں تو شبِ براءت کی فضیلت کو بے اصل نہیں کہا جا سکتا۔

چنانچہ خیر القرون کے زمانہ میں یعنی حضرات صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی اس رات سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

شبِ براءت میں کیا کیا جائے؟

☆　البتہ اس رات میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں جو عبادت کرنا چاہیں کر سکتے ہیں مثلا: نفل نماز پڑھیں، قرآن مجید کی تلاوت کریں، ذکر وتسبیح کریں، صلوۃ التسبیح پڑھیں، درود شریف پڑھیں، دعا کریں، یہ ساری عبادتیں کی جا سکتی ہیں کوئی

(1) حضرت علی سے مروی اس حدیث کے بارے میں محدثین نے لکھاہے کہ یہ روایت نہ موضوع ہے نہ شدید ضعیف البتہ صرف ایک راوی کے قوتِ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے اس کو قدرے ضعیف قرار دیا ہے اور اور فضائلِ اعمال میں ان جیسی احادیث مبارکہ کا معتبر ہونا مسلم ہے۔ اس لئے اس روایت سے ثات ہوتا ہے کہ اس شبِ براءت کو عبادت کرنا اور اگلے دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ (اکرم بشیر)

خاص عبادت مقرر نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اس رات میں عبادت کرنا فضیلت والا اور ایک مستحب عمل ہے یہ فرض یا واجب نہیں ہے اس لئے کوئی اس رات میں زیادہ عبادت نہیں کرتا تو اس کو برا کہنا یا ملامت کرنا بھی درست نہیں ہے۔

چند اہم باتیں

شبِ براءت کے بارے میں چند اہم باتیں پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے:

☆ نفلی عبادت تنہائی میں اور گھر میں کرنا بہتر ہے لہذا شبِ براءت کی عبادت بھی مسجد کے بجائے گھر میں کرنا زیادہ بہتر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا** (بخاری) اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بناؤ اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

یعنی کچھ نوافل وغیرہ گھر میں ادا بھی ادا کیا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ کہ قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی (تحفۃ القاری)

☆ اس رات میں (اور اسی طرح شبِ قدر میں بھی) عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں نماز نفل، صلوۃ التسبیح، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار وغیرہ کوئی بھی عبادت کی جاسکتی ہے اور یہ بھی کیا جاسکتا ہے اور یہ عین مناسب ہے کہ آدمی کچھ نوافل ادا کرلے، کچھ تلاوت کرلے، کچھ تسبیح کرلے کچھ درود شریف پڑھ لے۔

☆ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق عبادت کی جائے اتنا جاگنا درست نہیں ہے کہ پھر صحت پر برا اثر پڑے۔

☆ بعض لوگ اس رات کو صرف جاگنے کی رات سمجھتے ہیں کہ یہ جاگنے کی رات ہے چاہے عبادت کرو یا نہ کرو بس سونا نہیں ہے جاگتے رہنا ہے اور اسی کو عبادت سمجھتے ہیں یہ بالکل غلط ہے محض جاگنا عبادت نہیں ہے عبادت یہ ہے کہ آدمی حسبِ ہمت و توفیق جو نیک اعمال کرسکتا ہے کرے۔

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں بہت دیر سے سوتے ہیں اور پھر فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے یاد رکھیں رات کی عبادت ضروری یا فرض وواجب نہیں لیکن اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اگر آپ نے ساری رات عبادت کرلی لیکن فجر کی نماز نہیں پڑھی تو یقین کریں کہ ساری رات کی عبادت بھی کسی کام کی نہیں ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جس نے رات کو تو کوئی عبادت نہیں کی لیکن فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے تو یہ اس آدمی سے لاکھ درجہ بہتر ہے جس نے رات بھر تو عبادت کی لیکن فجر کی نماز نہیں پڑھی۔

اس لئے اگر یہ ڈر ہو کہ اگر میں رات کو دیر تک جاگتا رہا تو فجر کی نماز رہ جائے گی تو بیشک عبادت نہ کریں، جلدی سو جائیں اور صبح جلدی اٹھ کر فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں تو اسی سے آپ کو آدھی رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ اس پر ایک خوشخبری والی حدیث مبارکہ سن لیجئے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کو آدھی رات عبادت کرنے کا ثواب مل گیا اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھی اس کو ساری رات عبادت کرنے کا ثواب ملے گا (مسلم)۔

☆ اور اس رات میں عبادت کی ایک بہترین صورت یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے ذمہ قضا نمازیں رہتی ہیں تو نفل نماز پڑھنے سے بھی زیادہ بہتر یہ ہے کہ جتنا ہو سکے قضا نمازیں پڑھ لیں اس کا زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ نفل نماز پڑھنا اتنا ضروری نہیں جتنا قضا نمازیں پڑھنا ضروری ہے۔

☆ اس کے ساتھ ایک یہ بات بھی سمجھ لیں کہ بعض لوگوں سے یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ اس رات میں فلاں مخصوص طریقے سے اتنی رکعت قضا نماز پڑھ لو تو اس سے ساری زندگی کی قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں یاد رکھیں شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے یہ بہت بڑی جہالت کی بات ہے۔

☆ اس رات عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے سارا سال عبادت کرنے کی توفیق بھی مانگی جائے کہ یااللہ! مجھے سارا سال اپنی عبادت کی توفق عطا فرما مجھے ساری زندگی پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

☆ اور پہلے جتنے گناہ ہو گئے اور نمازوں میں جتنی سستی اور کوتاہی ہو گئی اس پر توبہ واستغفار کی جائے اور آئندہ گناہوں سے بچنے اور نمازوں کی پابندی کرنے کا پکا عزم کیا جائے ورنہ یاد رکھیں کہ سارا سال فرض نمازوں کے قریب نہ جانا اور صرف شبِ براءت میں نفل پڑھ کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق سمجھ لینا شیطان کے دھوکہ ہے۔

☆ شبِ براءت میں فضول گپ شپ کے لئے جاگتے رہنا، گلیوں بازاروں اور ہوٹلوں میں وقت ضائع کرنا بے فائدہ ہے بلکہ یہ "نیکی برباد گناہ لازم" کا مصداق ہے۔

☆ اس کے علاوہ اور خرافات جیسے آتش بازی، چراغاں کر، پٹاخے بجانا یہ سب شریعت کے خلاف ہیں مسلمان کو اس سے بچا چاہئے۔اس میں کئی خرابیاں ہیں مثلاً اس میں فضول خرچی ہے، کفار کی مشابہت ہے، دوسروں کو تکلیف دینا اور عبادت میں خلل ڈالنا بھی ہے۔

قبرستان جانے کا مسئلہ

☆ پہلے میں نے حضرت عائشہ ضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث مبارکہ بیان کی جس میں اسی رات کا واقعہ ہے رسول اللہ ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے تھے اس سے ایک عمل قبرستان جانے کا بھی معلوم ہوتا ہے لیکن اس سلسلے میں ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ شریعت میں ج عمل قرآن سنت سے جس حد تک ثابت ہو اس کو اسی حد تک رکھنا چاہئے آپ ﷺ کا زندگی میں صرف ایک بار شبِ براءت میں قبرستان جانا ثابت ہے یہ آپ کا مستقل معمول نہ تھا نہ آپ نے اس کا حکم دیا اس لئے اگر کوئی آدمی زندگی میں ایک آدھ بار یا کبھی کبھی قبرستان چلا جائے تو یہ کافی ہے اس کو مستقل معمول بنا لینا سنت نہیں ہوگا۔

خلاصۂ کلام

- شعبان کا مہینہ فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے۔
- حضور اکرم ﷺ رمضان کے علاوہ سب سے زیادہ روزے اسی شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے البتہ آپ نے نصف شعبان کے بعد روزے سے منع فرمایا ہے اور یہ اس لئے کہ رمضان کے روزوں میں کوئی کمی یا کمزوری نہ آئے۔
- بعض روایات میں آیا ہے کہ اسی مہینے میں سب کے اعمال بارگاہِ خداوندی کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور آئندہ ایک سال میں جن کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے ان کی موت کا پروانہ فرشتے کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔
- اس رات میں اللہ تعالی کی طرف سے بیشمار لوگوں کی مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے
- البتہ چند بد نصیب ایسے بھی ہیں جو ایسے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اس رات میں بھی ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔
- اس رات میں سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے لیکن مشرک کی بخشش نہیں ہوتی، ماں باپ کا نافرمان، رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا، دل میں کینہ رکھنے والا، کسی کو ناحق قتل کرنے والا، شراب پینے والا، زنا کرنے والا اور جادو کرنے والا ان سب کی بخشش نہیں ہوتی۔
- اس رات میں دعا قبول ہوتی ہے صبح تک اللہ تعالی کی طرف بندوں کو ندا ہوتی ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جس کو میں عطا کروں؟

اللہ پاک ہمیں اس مہینے کی اور شبِ براءت کی بلکہ ہر دن اور رات کی اور زندگی کے تمام اوقات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری

فاضل دارالعلوم کبیر والہ، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یو بی ایل سوسائٹی۔ لاہور